رجسٹرڈ ایل نمبر

THE AKHBAR ALHAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

ترجمہ :- بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزمِ مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیسِ دیگر آدمے دیگر

# الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی (عرفانی)

قیمت — جو حالت میں بتلائی جائے گی۔ والیان ریاست اور امراء سے ... معاونین الحکم سے ... عوام سے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے بفضل اللہ تعالیٰ ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ کو ہر انگریزی مہینہ کی شائع ہوتا ہے

| چہ گویم با تو گر آئی جہاد قادیاں بینی | | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی |
|---|---|---|

| جلد (۲۵) | مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۳ء یوم چہارشنبہ | نمبر (۱۳) |
|---|---|---|


## فتنۂ ارتداد کی مصیبت سے فائدہ اُٹھاؤ

اس میں شک نہیں کہ فتنۂ ارتداد ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ اس مصیبت کے پیچھے ایک بہت بڑی نعمت اور دولت ہے بشرطیکہ اس ابتلا سے صحیح فائدہ اُٹھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم یہی ہے کہ اس کی طرف سے کوئی ابتلا آتا ہے تو

### مقصود جدید بیداری ہوتا ہے

لیکن جو لوگ اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے پھر وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ اس فتنۂ ارتداد نے مسلمانوں میں ایک عام بیداری اور احساس غیرت دین کا پیدا کیا ہے اور اگر اس احساس کا صحیح استعمال کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے یقین ہے کہ

### بہترین نتائج پیدا ہوں

مسلمانوں نے محسوس کیا ہے کہ اس فتنہ کا مقابلہ شرکت عمل کے بدوں نہایت مشکل ہے اور اس ضرورت کے احساس کے ساتھ ہی شرکت عمل کے لیے بہر طرف سے آواز اُٹھ رہی ہے مگر نہایت ہی افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ بعض مولوی اپنے ذاتی مفاد اور اغراض پر

### اسلام کے مفاد کو قربان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

وہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس کام میں روڑا اٹکائیں۔ جس سے شبہ ہوتا ہے کہ

### یہ لوگ قومی غدار ہیں

ایسے لوگوں کو میدان عمل سے فوراً نکال دینا ہی بہتر ہوگا اور تجربہ بتا دے گا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ بہرحال ان لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ کر ہمیں اپنی جماعت کی طرف توجہ کرنا ہے

احمدی جماعت نے اس موقع پر اپنی بے نظیر قربانی کی جو شاندار مثال قایم کی ہے وہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے شکر اور حمد کا ذریعہ ہو رہی ہے تمام جماعت میں ایک مخلصانہ جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر شخص اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کے لیے تیار نظر آتا ہے۔ کوئی ڈاک خالی نہیں جاتی جس میں متعدد درخواستیں ہر طبقہ کے لوگوں کی نہیں آتی ہیں۔ جو اس خدمت کے لیے نکلنے کو تیار ہیں۔ اور تمام جماعت میں ایک خاص تحریک پائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگ واعظین کے لیے درخواستیں کرتے ہیں اور ان کو تنخواہیں دیتے ہیں لیکن احمدی جماعت کے افراد اپنے خرچ سے اس مہم پر جا رہے ہیں اور جس کو جانے کا موقع دیا جاتا ہے وہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتا اور سجدات شکر بجا لاتا ہے۔

اب مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ کیا یہ کام ان لوگوں سے ہوگا جو دوسروں کی جیبوں کی طرف آنکھ لگائے بیٹھے ہیں اور جن میں اس امر پر تنازعات برپا ہوتے ہیں کہ روپیہ کس کے پاس آئے گا۔

اسلام کو ان لوگوں کی ضرورت ہے جو اس راہ میں اپنا سب کچھ لٹا دینے کو تیار رہیں کیونکہ حقیقی جوش کا یہی اقتضا ہے۔ اس وقت گھروں میں بیٹھے رہنا اور حرکت نہ کرنا پرلے درجے کی ایمانی کمزوری ہوگی۔ یہ فتنہ عارضی فتنہ نہیں بلکہ اس کا انسداد ایک مستقل نظام کو چاہتا ہے اور ہماری جماعت کے ذمہ یہ فرض ہے کہ وہ اس کے لیے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھے۔

درخواستوں کی رفتار بتا رہی ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ اس مقصد کے لیے

### سیکڑوں نہیں ہزاروں احمدی آگے بڑھیں گے

## سرپرستانِ الحکم

اپنا ذمگی بقایا اور پیشگی بھیجکر مشکور فرماویں


(مطبع انوار احمدیہ دارالامان قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

## فتنۂ ارتداد کے میدان میں نیا اتحاد

### ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو شدھ کرنیکی تجویز

فتنۂ ارتداد اپنے پاؤں پھیلا رہا ہے۔ اور یہ محاذ دن بدن وسعت اختیار کر رہا ہے۔ ابھی تک اس میدان میں صرف آریہ کام کر رہے تھے لیکن اب سناتنی، پنڈتوں اور برہمنوں نے بھی ان کی حمایت شروع کر دی ہے۔ یہ ایک نیا اتحاد ہے جو اس میدان میں ہوا ہے اس کی غرض و غایت اسلام پر حملہ کرنا اور مسلمانوں کا ہندوستان سے نام و نشان مٹا دینے کی انتہائی کوشش کرنا ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ یہ شرک قوم جو ہمیشہ سے نجس سمجھی گئی ہے۔ آج خدا کے پرستاروں کو نجس قرار دیکر شدھ کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ اور مسلمان ہیں کہ وہ دور سے اس تماشے کو دیکھ رہے ہیں۔ شنکر اچاریہ کے جانشین سوامی بھاسکر تیرتھ نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ:۔

"میں ملکانہ راجپوتوں کی شدھی کے پورے طور پر حق میں ہوں جتنے ہندو مسلمان ہو گئے ہیں وہ سب پھر سے ہندو بنائے جاویں۔ سچا ہندو مسلم اتحاد اسی میں ہے۔ میرا یقین واثق ہے کہ سات کروڑ مسلمانوں میں کچھ لاکھ مسلمان ہی ایسے ہیں۔ جن کے بزرگ افغانستان یا بلوچستان سے آئے تھے۔ باقی کے حملہ مسلمان ہندوؤں سے بنائے ہوئے ہیں"

یہ تحریک کیا تعجب کی ہے کہ آریوں اور ہندوؤں نے ملکر یہ تجویز کیا ہے کہ وہ اپنی سیاسی اغراض کے لیے مسلمانوں کو شدھ کریں۔ کیونکہ بہ حیثیت مسلمان تو وہ پاک اور شدھ ہیں اور نجس اور مردار تو مشرک ہوتا ہے نہ کہ مومن اسلیے آریوں کا اسکا نام شدھی رکھنا لغو ہے ہندو مسلم اتحاد کی قیمت جو اب مسلمان ادا کر رہے ہیں وہ بہت بڑی قیمت ہے۔ اور عجب بات یہ ہے کہ قیمت دیکر بھی ہندو مسلم اتحاد قائم نہیں رہ سکتا۔ ہم پہلے سے اس اتحاد کے خلاف آواز اٹھاتے تھے مگر اس وقت اسلام کے نادان دوستوں نے ان آوازوں کی قدر نہ کی اور اپنی ذاتی اغراض کو مدنظر رکھ کر اسلام کو قربان کر دیا۔

اسلام غریبوں سے شروع ہوا تھا اور اس زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ وہ پھر غریبوں کی طرف عود کریگا بڑے آدمیوں کو جو سیاسی میدان میں اتر چکے ہیں اب دیکھنے تھے ان کو گوارا اور دوسرے معلوم ہوتا ہے علماء کو جو اس سے پہلے مختلف قسم کے فتوے دیکر

**اسلام کی توہین کر چکے ہیں**

ان فتووں سے رجوع موت سے کم نہیں اسلیے آج اگر غربا اور متوسط الحال مسلمانوں کا طبقہ رہ جاتا ہے جنھوں نے سیاسی لیڈروں کی اپیلوں پر بھی اپنی غیرت اسلامی کا ثبوت دیا اگرچہ انھیں غلط راستے پر ڈالا گیا تھا مگر انھوں نے جو کچھ کیا وہ محض اخلاص سے کیا۔ اور اس وقت بھی اسی طبقہ کی طرف نظر اٹھتی ہے۔ یہ فتنہ معمولی اور وقتی فتنہ نہیں۔ یہ ہندوستان میں اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہو گیا ہے۔ اسلیے ضرورت ہے کہ اس ضرورت کو سب سے مقدم کرلیں۔ آریہ قوم ہر طرح سے تیار اور مسلح ہو کر میدان میں آ گئی ہے اور آریہ اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ وہ فتنہ و فساد سے بھی پرہیز نہیں کریگی۔ اسلام صلح اور سلامتی کا دین ہے جبر اس کے اندر نہیں لیکن چونکہ مخالف قوم کو مذہبی احساس نے کھڑا نہیں کیا بلکہ ان کو محض سیاسی اغراض نے اکسایا ہے اسلیے وہ طاقت آزمائی سے پرہیز نہیں کریں گے لیکن مسلمانوں کو اسوقت اپنے کامل صبر اور حوصلہ کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور اسلامی صداقت کو اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ ہر قسم کے فتنہ کی راہ سے بچیں۔ لیکن اپنے بھائیوں کے بچانے کے لیے وہ کسی قربانی سے بھی پرہیز نہ کریں۔

## دارالامان کا ہفتہ

اعلیٰحضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اگرچہ الحمدللہ اچھی ہے مگر فتنۂ ارتداد کے انسداد کے متعلق آپکا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ راتیں دن ہو رہی ہیں اور بلا مبالغہ ۱۸ سے ۲۰ گھنٹے سے زاید روزانہ کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت و حوصلہ میں برکت پر برکت دے۔ اور آپ کی دعائیں جماعت اور اسلام کے حق میں قبول فرمادے احباب التزاماً آپ کی صحت اور کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

۲- مجلس مشاورت کے لیے بعض احباب آ رہے ہیں۔ خان صاحب منشی فرزند علی صاحب اور مولوی محمد علی صاحب فیروز پور سے اور مخدومی مولوی عمرالدین صاحب صحیح سے اور منشی غلام نبی صاحب ماہل پور سے آ چکے ہیں۔ کل ۲۹ر کو حیدرآباد کے نمایندے بھی پہونچ جاویں گے

## اطلاع

جیسا کہ گزشتہ اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا مصروفیت کی وجہ سے بروقت اخبار شائع کرنے کے لیے اس مرتبہ صرف چار ہی صفحہ کا ضمیمہ شائع کیا گیا ہے۔

## سلسلہ عالیہ احمدیہ فتنۂ ارتداد کیلیے کیا کر رہا ہے

فتنۂ ارتداد کے انتظام و انسداد کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت وارشاد کے ماتحت باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اسوقت تک سینتالیس مبلغین تبلیغ کے لیے میدان مقابلہ میں جا چکے ہیں اور آگرہ میں ایک تبلیغی مرکز چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کی نگرانی اور صدارت میں قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت ایک دوسرا مرکز اچھنیرہ ضلع آگرہ میں قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ مبلغ انگلستان کی نگرانی میں قائم کیا گیا ہے۔ اور خاص قادیان میں ناظر تالیف و اشاعت کے دفتر میں اس کے ماتحت ایک شعبہ صیغۂ انسداد ارتداد قائم کیا گیا ہے۔ جس کے ناظر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مقرر ہوئے ہیں اور نائب ناظر حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خان صاحب محمد عبداللہ خاں صاحب ان کے مددگار تجویز ہوئے ہیں۔ اسطرح پر ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت یہ کام ہو رہا ہے۔

۲۴ر مارچ ۱۹۲۳ء کو چوہدری فتح محمد صاحب نے مزید مبلغین کے لیے تار دیا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی وقت اپنی جماعت قادیان کو طلب کیا اور ایسے ۲۰ آدمی طلب کیے جو گھنٹوں میں طیار ہو جائیں۔ چنانچہ اسی وقت کئی درجن آدمیوں کی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں تھیں۔ اور ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ مجھے بھیجدیا جاوے۔ یہ لوگ تنخواہ دار نہ تھے۔ بلکہ اپنے دنیوی کاروبار کو چھوڑ کر حمیت اسلام کے جذبہ سے متاثر ہو کر حمایت اسلام کے لیے اپنے گھروں کو چھوڑ رہے تھے۔ ان کئی درجن میں سے حضرت نے خود ۲۰ آدمیوں کو منتخب کیا اور اس قافلہ کا امیر (شیخ) سردار عبدالرحیم صاحب سابق دفعدار (نومسلم) کو مقرر فرمایا اور بعد عصر مجاہدین کی یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے روانہ ہو گئی حضرت امام قریباً دو میل تک اس جماعت کو پاپیادہ اپنی ساری جماعت کو لے کر چھوڑنے کے لیے تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ ضروری ہدایات دیکر ان مجاہدین کو روانہ کیا۔ مبلغین کی اس جماعت کے ساتھ اب ہمارے ۶۷ آدمی کام کر رہے ہیں اور تیسری پارٹی عنقریب روانہ ہوگی۔ ۲۷ر مارچ تک ۲۴۰ درخواستیں ایسے لوگوں کی آ چکی ہیں جو تین ماہ کے لیے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ تعداد کئی سو تک پہنچے گی۔ اور بالآخر ہزاروں کی تعداد میں ان شاء اللہ العزیز تبدیلی ہو جائے گی۔

# مصر کی ہفتہ وار خبریں

## میں میدان مناظرہ میں

مٹا کر کفر و ضلال و بدعت کر بنگے آثار دیں کو قایم
خدا نے جاہا کوئی دن میں ظفر کے پرچے اڑائینگے ہم

۲۲ر فروری کی شب کو اس خاکسار کو شارع فجالہ میں جو کہ تقریباً عیسائیوں کی شارع ہے اور وہاں پر بہت سی کلیسیں وغیرہ عیسائیوں کی ہیں ان کے ایک ہال میں انکے مسموم لیکچروں کے جواب کے لیے بعض دوستوں نے لیجانے کی خواہش ظاہر کی۔ مصر کی زمین جو عربیت کی زمین ہے ایک ہندوستانی شخص کا لیکچر یا مناظرہ کے لیے کھڑا ہونا نہ صرف لوگوں کی نگاہ میں حیرت انگیز ہے۔ بلکہ خود لیکچرار کے دل کو بھی ڈرا دیتا ہے۔ بعض مصری اخبار اور استاذ شیخ علی صادی شعلان صاحب مع مکرم ناصر عبد الرحمٰن صاحب اور شیخ ابراہیم محمد موسیٰ شیخ رواق الہنود از ہر میرے ساتھ تھے۔ ہم پہلی صف میں جاکر بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد پادری صاحب آ گئے جو کہ قبطی تھے اور نہ صرف پادری ہی تھے بلکہ اقباط کے وہ رئیس ہیں۔

پادری صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ آج ان کی مجلس میں ان کو خطاب کرنیوالا ایک ہندی ہے۔ وہ بہت خوش ہوئے اور مجھکو بہت خوش آمدید کہی۔

اُنھوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ میرے ساتھ بحث کریں گے؟ میں نے کہا کہ ہاں میں ہی کروں گا اس نے کہا کہ مسئلے بہت ہیں اور یہ تھوڑے وقت میں حل نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا کہ مسیح نے اپنے نشانات بہت تھوڑے وقت میں ظاہر کیے اس لیے تم کو صداقت ظاہر کرنے کے لیے لمبے وقت کی کیا ضرورت ہے؟ اور مضمون بھی بہت ہیں تب اُس نے کہا کہ کون سے مضمون ہیں؟ میں نے کہا کہ ابطال الوہیت مسیح۔ اور ابطال کفارہ۔ اور تحریف اناجیل۔ پادری صاحب یہ نظام سنکر بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ آؤ تحریف انجیل پر گفتگو کریں۔ میں نے کہا کہ جب الوہیت باطل ہو جائے گی سب کچھ باطل ہو جائیگا۔ اور جب الوہیت متحقق ہو جائیگی سب کچھ ثابت ہو جائیگا اسلیے حقیقی مسئلہ الوہیت کا ہی ہے پادری صاحب نے کہا کہ میں نے مسیح کو نہیں دیکھا بلکہ انجیل سے اس کو جانا۔ میں نے کہا کہ پہلے مسیح کا انکار کرو تو ہم انجیل کی طرف آئیں گے کیونکہ انجیل مسیح سے نکلی ہے۔ مسیح انجیل سے نہیں نکلا۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات کے ماتحت جو آپ نے ہدایات (زریں) لکھی ہیں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس مرکو زیادہ طول سے لکھوں کہ آپ نے کیا کہا اور میں نے کیا جواب دیا۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ آخر میں خدا کے فضل سے پادری صاحب نے چار سو کے قریب حاضرین کے سامنے الوہیت مسیح پر بحث کرنے سے تین دفعہ انکار کیا اور کہا کہ اس مسئلے میں میں ہرگز بحث کرنے لیے تیار نہیں۔

میں نے اسکے آخر میں اعلان کیا کہ تب تمہاری الوہیت باطل ہو گئی۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے مصر کی زمین میں نہایت کہنہ مشق پادری کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کے ایک ادنیٰ ترین غلام سے یہ کام لے لیا۔ اسپر مسلمان لوگ جو موجود تھے بہت خوش ہوئے اور اُنھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھیجنے سے ہمپر احسان فرمایا اور ہم تمہارے بھیجنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

میرے اندر جس قدر علمی کمزوریاں ہیں میں ان کو محسوس کرتا ہوں۔ اور خوب جانتا ہوں یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی برکت ہے کہ جس کی وجہ سے تقریباً چار سو اہل زبان میں خدا نے مجھے بولنے کی جرأت عطا کی۔ حضرت سید و مولیٰ خلیفۃ المسیح کا تعلق میرے ساتھ جو روحانی ہے میں اس کے اظہار سے نہیں رُک سکتا۔ مجھکو ایک سال مصر میں آئے ہوئے ہوتا ہے اور اس عرصے میں میں نے اپنے والد صاحب اور عزیز و اقارب کو شاید دس پندرہ مرتبہ خواب میں دیکھا ہو گا۔ مگر حضرت اقدس کو یقیناً دو سو مرتبہ دیکھا ہو گا ہر دوسرے تیسرے دن میرا آقا میرے دل کو تسلی دیتا ہے۔ جس کے کان ہیں وہ سن لے جسکی آنکھ ہے وہ دیکھے میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اس میں ذرا مبالغہ نہیں کیا پس یہ روحانی تعلق جس کے ذریعہ وہ محسن جہاں کوئی سوائے خدا کے نہیں ہوتا خدا کے فضل سے آتا ہے اور تسلی دیتا ہے۔ اس لیے انسانوں میں سے میرا تسلی دہندہ یہی میرا آقا ہے۔

میرے دوست مذہبی سلسلہ کو وسیع کرنا چاہتے ہیں معلوم نہیں کیا ہو گا گر احباب دعا کریں کہ سلسلہ اور حق کا بول بالا ہو۔ بعض لوگ توجہ کر رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ ہم مصر کی زمین حق کے پرچم بڑی زور سے اُڑائیں گے۔

(۲) اخویم شیخ محمد سعید یوسف تاجر جدہ خدمت سلسلہ کے لیے فرانسیسی سیکھ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے ارادے میں برکت ڈالے اور اُسے خدمت کے بیش از بیش موقع دے۔

(۳) کیا مجھکو ایسے احباب اپنے اسماء سے اطلاع دے سکتے ہیں جو کہ مصر میں احمدیت کے کثرت سے پھیل جانے کے لیے دعا کر رہے ہیں تاکہ میں ان حضرات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں۔

(۴) سیاسی مطلع ابر آلود ہے، چار ہفتہ سے زیادہ ہوتے ہیں کہ کوئی شخص صدارت کے لیے کھڑا نہیں ہوتا۔ ملک مصر کو خود بڑی محنت سے کام کرنا پڑتا ہے۔ گزشتہ ایام میں اُنھوں نے تمام مدارس کا معائنہ کیا۔ اور ازھر شریف اور سیدہ زینب کی مسجدوں میں جمعے پڑھے۔

### احباب کی خدمت میں عرض

بہت سے احباب کے خطوط تجارتی معاملات کے متعلق موصول ہوتے رہتے ہیں وہ مختلف قسم کے امور دریافت کرتے ہیں سو ان احباب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض ہے کہ ہر وہ صاحب جو تجارتی مشورہ کرنا چاہیں۔ وہ اگر ہندوستان سے کسی قسم کا مال روانہ کرنا چاہتے ہیں تو اسکا نمونہ ساتھ ارسال کر دیا کریں ورنہ بغیر نمونہ کے کسی صاحب کو کوئی مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔

### خاکسار کی صحت

خاکسار کی صحت اچھی ہے اکثر پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ وہ یہ دعا کرتے رہیں کہ ان کا یہ خادم خیریت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

### سلسلہ کی کتب کی ضرورت

میں نے بہت دفعہ اس خواہش کا اپنے بزرگ حضرات سے اظہار کیا ہے کہ احباب سلسلہ کی کتب میں سے اگر ایک ایک کتاب خرید کر اس خاکسار کو روانہ کر دیں تو یہاں ایک لائبریری قایم ہو سکے اسکے لیے اولاً اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ ریویو اور تشحیذ کے فائل مطلوب ہیں۔ بہت سے احباب کے پاس ایک سے زائد ہوں گے وہ مجھکو بھیجکر احسان فرما سکتے ہیں جو صاحب کوئی فائل یا کتاب روانہ کریں گے اُن کا نام اخبار میں شکریہ کے ساتھ شائع کیا جائیگا۔ والسلام

پتہ عنوان یہ ہے

شارع خلیج المصری ۵۰۰ الحرکۃ الاحمدیہ
بالقاھرۃ شیخ محمود احمد

(محمود احمد از مصر)

## اِعلان! اِعلان!! اِعلان!!!

ہر ایک جماعت یہ خوب یاد رکھے کہ زکوٰۃ کا روپیہ صرف ناظر بیت المال یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے پتہ پر آنا چاہیے چندہ عام اور بقایا چندوں کی وصولی میں احباب خاص طور سے توجہ فرمائیں ایک بھاری رقم ابھی بقایا میں موجود ہے۔ خاص توجہ احباب کی درکار ہے۔ ہر ایک فرد کو چاہیئے کہ کسی نہ کسی جماعت کے ساتھ ملکر اس جماعت کے سکرٹری کے ذریعہ اپنا چندہ ارسال کیا کرے اور یہ بھی یاد رکھا جاوے کہ تفصیل ارسال کرتے وقت بیمہ میں یا کوپن میں اپنی جماعت کے نام صاف صاف الفاظ میں لکھا جاوے تا کہ انکی جماعت میں آسانی سے رقم درج ہو سکے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ زیور ایک جگہ پر نہایت ارزاں فروخت کر دیا گیا ہے یعنی سونا بشرح ۰ٖ۰ فی تولہ فروخت ہوا حالانکہ خراب سے خراب سونے کا نرخ بھی ۰ٖ۰ فی تولہ سے کسی صورت میں کم نہیں پس احباب زرگروں یا صرافوں ایسے دھوکا دینے والوں سے خوب کئی مقاموں سے نرخ دریافت کر کے اطمینان کر کے زیور فروخت کیا کریں یا ناظر بیت المال قادیان کے نام مضبوط بند کر کے بھیجدیا کریں۔ اور حسب ہدایت اخبار تفصیل مسجد برلن ساتھ ہو دے

عبد المغنی

ناظر بیت المال قادیان دارالامان ۲۵ مارچ ۱۹۲۳ء

# عیسائیوں کا ایک نرالا معیار

## ماخذ انجیل و التورات

گذشتہ سے پیوستہ

(۶) کنفیوشس کی کتاب کے ۲۴ خلق میں ہے۔ دوسرے کے ساتھ وہ کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ دوسرا تمہارے ساتھ کرے اور تمام اخلاق کی یہی اصل ہے انجیل متی ۷ میں بعینہ یہی تعلیم مسیح نے دی ہے۔ اب ہم پہاڑی وعظ یعنی انجیل متی باب ۵ کی تعلیم کو دوسرے مذاہب میں دکھاتے ہیں تاکہ مسیحی معلوم کرلیں کہ وہ تعلیم جس پر وہ ایسے نازاں ہیں وہ بھی انجیل سے مخصوص نہیں بلکہ صدہا سال پیشتر ان مذاہب میں پائی جاتی ہے جنہیں مسیحی من جانب اللہ نہیں سمجھتے۔

متی باب ۵ درس ۲۲ میں ہے جو کوئی اپنے بھائی پر بلا سبب غصہ ہو۔ عدالت میں سزا کے لائق ہوگا۔ ریورنڈ جی ایل ٹھاکر داس عدم ضرورت قرآن کے صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں کہ مسیح نے حکم سے خون کے ارادہ کی جڑ کو دل سے دور کیا تاکہ خون کی نوبت ہی نہ پہنچے۔ مگر مسیح سے صدہا سال قبل سے یہ تعلیم موجود رہی ہے چنانچہ منوسمرتی کے ادھیائے دوم اشلوک ۱۵۹ میں ہے ایسے کام کی آگیا دینا چاہیئے جس میں کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔ اور دھرماتما آدمی کو میٹھی باتیں بولنی چاہیئے۔ اور ادھیائے ششم کے اشلوک ۴۷ میں ہے ”سب جیووں پر دیا رکھے“ ہرٹ صاحب لکھتے ہیں۔ قربانیوں کی بجائے بدھ نے تین بڑے فرض مقرر کیے تھے یعنی اپنے نفس پر قادر ہونا اور غیروں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور ہر ذی حیات کی جان کا لحاظ رکھنا۔ راجہ اشوک شہنشاہ ہند جو بدھ مذہب کا بڑا پیرو اور مددگار تھا اس نے اپنے راج کی سرحدوں اور بڑے بڑے شہروں میں ہر طرف پتھر کی چٹانوں اور لاٹوں پر جو حکم کھدوائے ہوئے تھے۔ ان میں سے ساتویں حکم کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ ”غیر مذہب والوں کو کچھ دکھ نہ دینا“ اور بیراٹ کی چٹان پر یہ کندہ ہے کہ ”راجہ پریہ درشی لگدھ کے سنگھ کو کہتا ہے کہ جاندار کو ہرگز نہ ستاویں“ اب مسیحی یہ نظر انصاف دیکھیں کہ مسیح یسوع سے پانچ چھ صد سال کس طرح ان مذہبوں نے خون کے ارادے کی جڑ کو کیا دل سے دور کیا ہے۔

(۸) متی ۵/۲۸ میں بہ نظر شہوت عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے۔ مگر انجیل سے پہلی کتب میں بھی یہ حکم موجود ہے چنانچہ منوسمرتی کے ادھیائے دوم اشلوک ۱۷۹ میں بھی یہی تعلیم ہے یعنی عورتوں کو دیکھنا اور ان سے ملنا بالکل ممنوع قرار دیا ہے۔

(۹) متی کے باب مذکور کی آیت ۳۲ میں طلاق کو زنا پر منحصر کیا ہے لیکن یہ بھی کوئی نیا حکم نہیں ہے۔ بلکہ یہ ولی شمعی کی رائے ہے اور حضرت مسیح کے عہد میں اکثر یہودی اسی رائے کے پابند تھے چنانچہ مسیحی علماء نے متی ۱۹/۳ کی شرح میں لکھا ہے ”اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا خداوند تعالیٰ دنیا تو ضرور تھا کہ کوئی برا نہ مانتا۔ کیونکہ ربی لوگ اسکی (یعنی طلاق کی) بابت متفرق گراہ رکھتے تھے بعضے سمجھتے تھے کہ جس وقت جورو اپنے شوہر کو کسی طرح رنجیدہ کرے تو ایسی حالت میں اگر وہ اسے طلاق دے تو وہ اچھی کرے گا۔ پر اکثر کہتے تھے کہ زنا کے سوائے کسی دوسرے سبب سے اسکا چھوڑنا مناسب نہیں دیکھو شرح فقرہ بیشل صفحہ ۱۳۴ مطبوعہ لندن۔

(۱۰) درس ۳۴ میں قسم کھانے کو منع کیا ہے۔ یہ بات حکیم فیثا غورث کی تعلیم سے لیا گیا ہے۔ اس حکیم کا مقولہ تھا کہ قسم کھانا اور خدا کا نام لے کر گواہی دینا حرام ہے۔ بلکہ ہر ایک آدمی کو لازم ہے کہ اپنے نفس پر سختی کرے اور کمالات سے متصف ہوتا کہ کسی کو اسکی بات میں شک نہ رہے۔ پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ یونانی حکیم بالقصد ۵۴۰ چالیس قبل مسیح پیدا ہوا تھا۔ اس کو علم کہانت میں کمال تھا تحصیل علوم کے شوق میں جابجا اس نے سفر کیا۔ مدت تک مصر میں رہا۔ اور مصریوں کی مذہبی باتوں کو معلوم کیا پھر کلدانیہ کے شہروں کو گیا اور آتش پرستوں کے علوم سیکھے پھر مشرقی ممالک میں پھرتا ہوا ہندوستان آیا اور یہاں کے ہندو فاضلوں سے مختلف علوم میں تکرار اور بحث کرکے کریٹ پہنچا۔ یہ حکیم جاندار کی قربانی کو برا جانتا تھا اور میانہ روی کا حکم کرتا تھا اور ریاکاری سے منع کرتا تھا۔ اور والدین سے سلوک کرنے کا حکم کرتا تھا اور ریاضت کی عادت رکھنے کا اور بزرگوں کی حرمت اور عزت کرنے کا اور خداوند کریم کی عبادت اور اطاعت کا حکم کرتا تھا۔ اس کے نصائح میں سے یہ کلمات بھی ہیں کہ دنیا چند روزہ ہے کسی کو یہاں مقام نہیں اسواسطے کسی سے لڑنا اور عناد کرنا نہ چاہیئے بلکہ ہر طرح کی خواہش حیوانی یعنی غصہ بے رحمی اور زناکاری اور دغابازی اور بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز کرنا چاہیئے“ پادری صاحب غور کریں کہ مسیح سے ساڑھے پانصد سال یہ حکیم کسی اعلیٰ اخلاقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا تھا۔

(۱۱) متی کے باب مذکورہ کی آیت ۳۹ سے ۴۴ تک جو تعلیم ہے اگر اسکا ظاہری مطلب لیا جائے تو کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اسلیے مسیحی مفسرین کو بھی کہنا پڑا ہے کہ درس ۳۹ سے ۴۱ تک جو کچھ کہا گیا ہے اس سے مقصود صرف تحمل بردباری اور برداشت کی عادت کرنا ہے۔ اور درس ۴۴ میں جو دشمن کو پیار کرنے کا حکم ہے اس سے مراد دشمن سے مروت اور نیک سلوک کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر اسکاٹ اور مشرح فقرہ بائیبل۔

اب پادری صاحب کو معلوم ہو کہ یہ تعلیم بھی حکما اور معمولی بت پرستوں کے ہاں رائج تھی۔ چنانچہ کنفیوشس کی کتاب کے خلق ۲۵ میں ہے ”نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھ کر۔ اور کبھی بدی کے بدلے بدی نہ کر“ اور منوسمرتی ادھیائے دوم اسلوک ۱۶۱ میں ہے ”اپنے اوپر کوئی غصہ کرے تو آپ اسپر غصہ نہ کرے۔ اور اگر اپنی برائی کرے تو بھی اچھی باتوں اور نیک سلوک سے اسے خوش کرنا چاہیئے“ اور اسلوک ۴۷ میں ہے کہ لوگوں کی بے ہودہ باتوں کی برداشت کرے اور کسی کی توہین نہ کرے اور نہ کسی سے دشمنی رکھے۔ اور اشلوک ۹۲ میں دھرم کے دس لکشن قرار دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک لکشن (خصلت) عفو تقصیر کرنا ہے یعنی کسی سے نقصان پاکر اس کا نقصان نہ کرنا دوسرے رنجیدہ بات پر رنجیدہ نہ ہونا۔ اس مقام پر عفو تقصیر تحمل اور برداشت کو گویا جزو ایمان قرار دیا ہے اس سے زیادہ تحمل اور برداشت کی اور کیا تعلیم ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ یہ تعلیم بھی کہا حقہ مسیح یسوع سے پہلے موجود تھی اب پادری صاحب فرماویں کہ انجیل میں وہ کونسی اخلاقی تعلیم ہے جو پہلے دنیا پر موجود نہ تھی۔ پادری صاحب کیا آپ نے مسیحی علماء کا یہ مقولہ نہیں سنا۔ کہ ”اگر انجیل کبھی دنیا سے بالکل گم اور معدوم ہو جائے۔ تو ارسطو کی دانائیوں کو یاد رکھنے سے کلیسا کو وہی فائدہ ہوگا۔ جو انجیل سے ہو سکتا“ تواریخ کلیسا مطبوعہ بپٹسٹ مشن کلکتہ۔

یہاں تک تو احکام و اخلاق پر بحث تھی۔ اب اہل تثلیث کے عقائد ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱۲) مشرکین کا اعتقاد تھا کہ خدا جسم انسانی میں اوتار لیتا ہے وہی اہل تثلیث کا عقیدہ ہے۔ جس طرح وہ کرشن وغیرہ کو اوتار مانتے ہیں یہ مسیح یسوع کو۔

(۱۳) جسطرح دنیا کی تمام بت پرست مشرک اقوام اپنے عقائد میں تثلیث کو شامل کرتے ہیں اسی طرح مسیحیوں نے تثلیث کو تسلیم کیا ہے۔ اہل ہنود۔ اہل بابل۔ اہل یونان اور رومی یہ تمام اقوام تثلیث پرست تھیں۔ اور اب بھی ان میں سے جو عیسائی ہوتی ہیں۔ ویسے ہی تثلیث پرست ہیں فقط۔

(عبدالخالق از قادیان دارالامان)

---

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس مضمون میں ہم نے مسیحی مسلمات کو ان کی تسلیم کے بموجب پیش نظر رکھ کر ویسے ہی مسلمات کا مسیح سے پہلے دنیا میں رائج ہونا ثابت کیا ہے ہمارے یہ مسلمات نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم نہ تو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ عہد جدید کی رو سے مسیح ساری دنیا کے لیے مبعوث ہوا تھا۔ بلکہ صرف بنی اسرائیل کے بھیڑوں کے لیے متی ۱۵/۲۴ اور نہ اسکو یعنی مسیح کو الوہیت منسوب کرتے ہیں بلکہ برخلاف ازیں یہ کہتے ہیں کہ مروجہ بائیبل کی رو سے کوئی مسیحی الوہیت مسیح اور تثلیث کو ثابت نہیں کرسکتا اس سے صرف توحید ثابت ہے۔